امامِ مہدیؑ کا ظہور

امام مہدیؑ کا ظہور

از

مسلّمات اہلسنّت و تشیع

از

قاضی محمّد نذیر صاحب لائلپوری

پرنٹر و پبلشر [illegible]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤی ۙ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی ؕ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ؕ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ؕ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ؕ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ۙ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی ۚ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَی ۙ الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ۙ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ۚ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۚ

(سورۃ اللیل)

میرا موضوع جس پر اس وقت میں نے تقریر کرنی ہے۔ امام مہدی کا ظہور از روئے

مسلمات اہل سنّت و تشیع ہے۔ بڑا لمبا چوڑا عنوان ہے مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے مجھے اختصار سے کام لینا ہو گا۔

ہم لوگ حضرت مسیح موعود کو مہدی معہود یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "خطبہ الہامیہ" میں یہ دعویٰ فرمایا ہے:۔

"اَیّھا النّاس انّی انا المسیح المحمّدی وَاحمد المھدی"

یعنی۔ اے لوگو! مَیں ہی مسیح محمدی ہُوں اور مَیں ہی احمد مہدی ہُوں۔

احباب کرام! آپ معلوم کر چکے ہیں۔ میری تقریر کا موضوع امام مہدی کا ظہور ہے اور مجھے اس بارہ میں اہل سنّت اور اہل تشیع کے مسلّمات کو پیش کرنا ہے۔ گویا مجھے بتانا ہے کہ اہل تشیع اور اہل سنّت کے مسلّمات میں وہ کون سی باتیں ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے مہدی ہونے کے دعویٰ میں صادق ہیں۔ امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق بہت سی حدیثیں ہیں جو اپنے اندر صریح تضاد اور اختلاف رکھتی ہیں۔ لہٰذا مجھے ان کا عطر نکال کر پیش کرنا ہے اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز یہ عطر مومنین کے مشامِ جاں کو ضرور معطر کرے گا۔

علّامہ ابن خلدون نے مہدیؑ کے متعلق اپنے مقدمہ میں ترمذی۔ ابو داؤد ابن ماجہ۔ حاکم۔ طبرانی اور ابو یعلیٰ موصلی کی تمام احادیث درج کر کے اُن کے اسناد پر جرح و تنقید کی ہے اور بالآخر اپنی رائے یوں دی ہے کہ:۔

فَھٰذِہٖ جُمْلَۃُ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ اَخْرَجَھَا الْاَئِمَّۃُ فِیْ شَاْنِ الْمَھْدِی وَخُرُوْجِہٖ اٰخِرَ الزَّمَانِ وَھِیَ کَمَا رَاَیْتَ

ثُمَّ يُخَلِّصُ مِنْهَا مِنَ النَّقْدِ اِلَّا الْقَلِيْلُ الْاَقَلُّ مِنْهُ۔"

یعنی۔ یہ وہ تمام احادیث ہیں جنہیں ائمہ نے مہدیؑ اور اس کے آخری زمانہ میں خروج کے متعلق نکالا ہے اور یہ احادیث جیسا کہ آپ نے (جرح سے معلوم کرلیا ہے سوائے قلیل الاقل کے تنقید سے خالی نہیں۔

روایات متعلق مہدیؑ میں تضاد ان روایات میں جو صریح تضاد موجود ہے وہ یہ ہے کہ بعض احادیث میں مہدیؑ کو اولادِ فاطمہؓ سے قرار دیا گیا ہے۔ بعض میں امام حسنؓ کی اولاد سے بعض میں امام حسینؓ کی اولاد سے۔ بعض میں حضرت عباسؓ کی اولاد سے۔ بعض میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدیؑ مجھ سے ہے یا میری امت میں سے نکلے گا۔ ایک روایت میں مہدی کو حضرت عمرؓ کی اولاد سے قرار دیا گیا ہے۔

اختلاف کی وجہ روایات میں یہ اختلاف سیاسی وجوہ سے پیدا ہوا ہے کیونکہ خلافتِ راشدہ کے بعد انتشار کے زمانہ میں ہر گروہ نے دوسرے گروہ پر اپنی سیاسی برتری ظاہر کرنے کے لئے تصرف سے کام لیا ہے تاکہ مسلمان ان کے ہی گروہ کے ہوا خواہ بنیں۔ اس لئے ان سب روایات سے اعتبار اُٹھ گیا ہے جن میں مہدیؑ کا کسی خاص خاندان میں پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اور صرف وہی روایات قابلِ قبول رہتی ہیں جن میں امام مہدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونا مذکور ہے کیونکہ ایسی روایات ہی سیاسی وجوہ کے اثر سے پاک دکھائی دیتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدیؑ آخر الزمان کی

آمد کی خبر ضروری تھی چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی و مجدّد صدی دوازدہم خدا تعالیٰ سے علم پاکر بیان فرماتے ہیں :-

" عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُهٗ اَنَّ الْقِیَامَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَهْدِیَّ تَهَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ "

(تفہیماتِ الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

یعنی۔ میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدیؑ نکلنے کے لئے تیار ہے۔

پس وقت کا تقاضا یہی تھا کہ امام مہدیؑ ہمارے زمانہ میں مبعوث ہو۔ چنانچہ وہ عین اس وقت پر جو قرآن مجید اور احادیث نبویہؐ سے ثابت ہے ظاہر ہؤا۔

قرآن مجید اور مہدیؑ

آج کل بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ قرآن مجید میں کسی مہدیؑ کا ذکر نہیں البتہ حدیثوں میں مہدیؑ کے آنے کا ذکر ضرور ہے۔ لیکن وہ حدیثیں ہمارے لئے حجت نہیں ہیں۔ اس لئے مَیں سب سے پہلے قرآن مجید پیش کرنا چاہتا ہوں۔

قرآن مجید میں سورۃ وَالّیل کی آیات وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی اس بات پر روشن دلیل ہیں کہ اسلام کا آفتاب چڑھنے اور پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے کے بعد پھر ایک وقت پردہ میں آجائے گا اور اسلام پر ایک رات چھا جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی مَیں رات کو بطور گواہ کے پیش کرتا ہوں جب کہ وہ چھا جائے گی۔ یعنی اسلام پر ایک تاریکی کا دَور آئیگا۔ آگے فرمایا۔ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی۔ پھر اس تاریکی کے دَور کے بعد مَیں گواہ

کے طور پر پیش کرتا ہوں ایک دن کو جو اپنا جلوہ دکھائے گا۔ اور آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ گویا آفتابِ رسالتِ محمدیہؐ پھر دوبارہ اپنی پوری چمک کے ساتھ دنیا میں روشنی دے گا اور دنیا اس نور سے جگمگا اٹھے گی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات اسلام کے لئے بے شک آئے گی مگر چونکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس پر رات ہمیشہ کے لئے نہیں آئے گی بلکہ اسلام کی دوبارہ نشاۃ ہوگی۔ تاریکی کے دَور کے بعد ایک نور کا دَور ضرور آنے والا ہے جسے اسلام کے لئے "نہار" یعنی دن کا زمانہ قرار دیا گیا ہے اور اس طرح سے بتایا گیا ہے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجوداتؐ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب رسالت اس زمانہ میں پھر جلوہ گر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان آیات کے بعد آگے چل کر فرماتا ہے :۔

"اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی"

یعنی ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے اس لئے گو ہدایت کے دَور کے بعد تاریکی کا دَور بھی آئے گا۔ مگر اس کے بعد پھر دوسری بار ہدایت کا دَور بھی آئے گا۔ فرمایا۔ یاد رکھو۔ ہدایت کے دو دَور ہیں۔ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی۔ ایک آخری دَور ہدایت کا ہے اور ایک پہلا دَور ہدایت کا ہے۔ پس ہدایت کے دو دَور قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ اور اس آیت میں دوسرے دورِ ہدایت کا بھی پہلے دَور کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا بیان ہوا ہے اور دوسری بار پھر نورِ محمدیؐ کی امام الزمان مہدی علیہ السلام کے ذریعہ جلوہ گری ہوگی۔ جیسا پہلے دَور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نورِ مہدیؑ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ جلوہ گری ہوئی۔

شیعہ اور سُنّی اجماع جتنے لوگ حدیثوں کے ماننے والے ہیں۔ سُنّی ہوں یا شیعہ۔سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام مہدیؑ کا آخری زمانہ میں ظہور ضروری ہے اور علماءِ امّت نے لکھا ہے کہ مسیح موعود اور امام مہدیؑ کے زمانہ میں اسلام دنیا پر غالب آ جائیگا چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ"

یعنی۔ خُدا وہ ہے جس نے اپنے رسُولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ رسول اور اس دین کو تمام ادیان پر غالب کردے۔

اس آیت کے متعلق تفسیر ابنِ جریر میں زیرِ آیت ہذا لکھا ہے:۔

"هٰذَا عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِیِّ"

کہ اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیان پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔

"بحارالانوار" میں جو شیعوں کی حدیث کی کتاب ہے۔ لکھا ہے:۔

"نَزَلَتْ فِی الْقَآئِمِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ"

کہ یہ آیت آلِ محمدؐ کے القائم یعنی امام مہدیؑ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔

پھر شیعہ اصحاب کی ایک معتبر کتاب "غایۃ المقصود" جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ میں بھی لکھا ہے:۔

"مراد از رسُول دریں جا امام مہدیؑ موعود است"

اس آیت میں جو رسول موعود ہے اس سے مراد امام مہدیؑ ہے۔

ابھی پچھلے دنوں میری ایک تحریری بحث ایک شیعہ عالم سے جو شیعوں کے رئیس المناظرین

سمجھے جاتے ہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ مرزا صاحب جب مہدی ہیں تو وہ نبی اور رسول کیسے ہو سکتے ہیں۔ مَیں نے انہیں کہا کہ آپ کے بزرگ تو امام مہدی کو رسُول مانتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے ان کی طرف لکھا کہ "غایۃ المقصود" اور "بحار الانوار" میں یہی لکھا ہے کہ مہدی رسول ہو گا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہاں ہمارے بزرگوں نے یوں لکھا تو ہے پر اسکی تشریح یہ ہے کہ امام مہدی محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ضم کر کے رسول ہو گا۔ یعنی امام مہدی رسول آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے الگ ہو کر نہیں ہو گا۔ بلکہ ساتھ مل کر وہ رسول ہو گا۔ مَیں نے جواب میں لکھا کہ پھر ہمارے اور آپ کے عقیدہ میں فرق صرف لفظی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ امام مہدیؑ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ظلّ ہو کر رسُول ہو گا اور آپ کہتے ہیں وہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ضم ہو کر رسول ہو گا۔ مراد دونوں کی یہی ہے کہ امام مہدیؑ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے الگ ہو کر رسول نہیں ہو گا بلکہ آپ کے دامنِ فیوض سے وابستہ ہو کر رسول ہو گا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ایک بات جو امام مہدیؑ کے متعلق غلط طور پر پھیلی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب امام مہدیؑ آئے گا تو اس کے ہاتھ میں تلوار ہو گی اور وہ تلوار کے ساتھ کفّار سے جہاد کر کے انہیں مسلمان بنائے گا۔ اس کے متعلق واضح ہو کہ امام مہدی آخر الزمان جس کے ذریعے آخری زمانہ میں اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ مقدّر ہے اسے ہی استعارہ اور مجاز کے طور پر احادیثِ نبویّہ میں ابن مریمؑ یا عیسیٰؑ بھی قرار دیا گیا ہے اور اس کے متعلق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ لڑائی کو روک دے گا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں بروایت حضرت ابو ہریرہؓ

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔

تم کیسے خوش قسمت ہوگے جب تم میں ابنِ مریم نازل ہوگا اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ یعنی یہ امام باہر سے نہیں آئے گا۔ امتِ محمدیہ میں سے قائم ہوگا۔ اور پھر صحیح مسلم کی ایک حدیث میں اس کو عیسیٰؑ قرار دیا گیا ہے۔ صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں اس کے لئے یَضَعُ الْحَرْبَ کے الفاظ وارد ہیں۔ یعنی وہ لڑائی کو روک دے گا۔ مسند احمد بن حنبل میں مروی ہے :۔

"یُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَهْدِیًا حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ بروایت ابوہریرہؓ)

یعنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابنِ مریم سے اس کے امام مہدی حَکَم و عدل ہونے کی حالت میں ملاقات کرے۔ وہ عیسیٰ امام مہدی صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کریگا اور جزیہ موقوف کردیگا اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔

ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود و مہدی معہود اس پوزیشن میں نہیں ہوگا کہ جزیہ لے یا لڑائی کرے بلکہ وہ لڑائی کے بغیر دلائل سے صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کردے گا۔ اور دلائل کی تلوار سے دجّال کو قتل کرے گا کیونکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ دجّال نمک کی طرح پگھل جائے گا۔

پس ان احادیث نبویہؐ سے ظاہر ہے کہ موعود عیسیٰؑ ہی امامِ امّت ہے وہ صاحب السّیف نہیں ہوگا بلکہ وہ لڑائی کو روک کر دلائل اور بیّنات کے ساتھ اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرے گا ۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ جو بارہویں صدی کے مجدّد ہیں ۔ تحریر فرماتے ہیں :۔

"غَلَبَةُ الدِّيْنِ عَلَى الْاَدْيَانِ لَهَا اَسْبَابٌ مِنْهَا اِعْلَاءُ شَعَائِرِهٖ عَلٰى شَعَائِرِ الْاَدْيَانِ"۔

دین اسلام کے دوسرے ادیان پر غلبہ کے کچھ اسباب ہیں اور ان میں سے ایک سبب یہ ہے کہ دین اسلام کے شعائر کو دوسرے ادیان کے شعائر پر پیش کیا جائے (اور اس طرح سے اسلام کو غالب کیا جائے) ۔

پھر فرماتے ہیں :۔

"لَمَّا كَانَتِ الْغَلَبَةُ بِالسَّيْفِ فَقَطْ لَا تَدْفَعُ دَيْنَ قُلُوْبِهِمْ عَسٰى اَنْ يَّرْجِعُوْا اِلَى الْكُفْرِ عَنْ قَلِيْلٍ وَجَبَ اَنْ يُّثْبَتَ بِاُمُوْرٍ رُوْحَانِيَّةٍ اَوْخِطَابِيَّةٍ نَافِعَةٍ فِيْ اَذْهَانِ الْجُمْهُوْرِ اَنَّ تِلْكَ الْاَدْيَانَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّتَّبَعَ"۔

(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۹)

تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ تلوار کے غلبہ سے دلوں کا زنگ دُور نہیں ہوتا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ لوگ تلوار سے مغلوب ہو کر پھر کفر کی طرف لَوٹ آئیں اس لئے واجب ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ امور روحانیہ کے ذریعہ ثابت کیا جائے یعنی

(قرآن مجید کے دلائل کے ذریعہ ثابت کیا جائے، یا خطابی دلائل کے ذریعہ جو جمہور کے مسلمات میں سے ہوں۔ جن سے ان کو سمجھ آجائے کہ دوسرے دین اب پیروی کے قابل نہیں رہے۔

پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ الشَّرِیْعَۃَ الْمُصْطَفَوِیَّۃَ اَشْرَفَتْ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ عَلٰی اَنْ تَبْرُزَ فِیْ قُمُصٍ سَابِغَۃٍ مِنَ الْبُرْھَانِ"

شریعتِ مصطفویہ کے لئے اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے کہ یہ دلائل کے چوڑے چکلے لباس میں میدان میں آئے اور برہان کے ساتھ اسلام کو دنیا پر غالب کرے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَّ الْقِیَامَۃَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیَّ قَدْ تَھَیَّاَ لِلْخُرُوْجِ۔" (تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صـ۱۲۳)

میرے رب جل جلالہ نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے۔ اور مہدیؑ نکلنے کے قریب ہے۔

وہ قیامت جو مہدیؑ سے متعلق ہے وہ ایک نئی زندگی ہے جو مسلمان قوم کو دوسرے ادیان پر غلبہ پانے پر ملنے والی ہے۔ پھر فرماتے ہیں:۔

"اِعْلَمْ اَنَّ الْجِھَادَ لَہٗ اَنْوَاعٌ وَمِنْ اَعْظَمِ ھَا ھِدَایَۃُ النَّاسِ ظَاھِرًا وَّ بَاطِنًا اَنَّہٗ ھُوَ الَّذِیْ بُعِثَ لَہُ الْاَنْبِیَآءُ"

یعنی۔ جان لو کہ جہاد کی کئی قسمیں ہیں اور سب سے بڑی قسم جہاد کی یہ ہے کہ ظاہر

اور باطن میں لوگوں کو ہدایت دی جائے۔ اسی غرض کے لئے انبیاءؑ بھیجے جاتے رہے ہیں۔

شیعہ روایات

اب شیعہ روایات کو لیجئے۔ شیعوں کی حدیث کی معتبر کتاب بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷ پر ایک حدیث نبویؐ میں وارد ہے:۔

"یُقِیْمُ النَّاسَ عَلٰی مِلَّتِیْ وَشَرِیْعَتِیْ وَیَدْعُوْھُمْ اِلٰی کِتَابِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَطَاعَہٗ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصَاہُ عَصَانِیْ۔"

یعنی امام مہدیؑ لوگوں کو میری ملت اور شریعت پر قائم کریگا اور انہیں کتاب اللہ کی طرف دعوت دیگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اسکی اطاعت کریگا وہ میری اطاعت کریگا اور جو مہدیؑ کی نافرمانی کریگا وہ میری نافرمانی کریگا۔

اب ایک اور حدیث ملاحظہ کیجئے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کی ایک روایت ناسخ التواریخ میں بھی درج کی گئی ہے جو شیعہ اصحاب کی ایک معتبر کتاب ہے اس کی جلد ا صفحہ ۱۸۶ میں یہ حدیث یوں مروی ہے:۔

"عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا الْمَھْدِیُّ فَاَمَّا الْقَائِمُ فَیَاْتِیْہِ الْخِلَافَۃُ وَلَمْ یُھْرِقْ فِیْھَا مِحْجَمَۃٌ مِّنْ دَمٍ۔"

یعنی۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدیؑ ہم سے ہوگا۔ یعنی ہمارا پیرو ہوگا لیکن اس القائم (مہدی) کو خلافت اس طرح ملے گی کہ اس کے حصول میں اسے ایک سینگی بھر خون نہیں بہانا پڑے گا۔

اس حدیث میں خبر دی گئی ہے کہ امام مہدیؑ کی خلافت نہایت ہی پُرامن طریق سے قائم ہوگی۔ یعنی وہ دلائل اور براہین کے ساتھ قائم ہوگی نہ کہ تلوار کے ذریعہ کیونکہ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اس کے قیام کے لئے امام مہدیؑ کو کچھ بھی خون بہانا نہیں پڑیگا۔ پس یہ حدیث بتاتی ہے کہ امام مہدیؑ کی تلوار دلائل کی تلوار ہوگی۔ نہ کہ لوہے کی تلوار۔ پس امام مہدیؑ صاحب السیف نہ ہوگا۔

مہدی اور مسیح ایک شخص ہے

اس سلسلہ میں ایک مسئلہ جو مختلف فیہ ہے وہ یہ ہے کہ مہدی اور مسیح ایک شخص ہے یا دو ہیں۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ از روئے حدیث نبویہ جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی شخص ہے۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں موعود ابن مریم کو اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کہا گیا ہے۔ یہ حدیث پہلے پیش کی جا چکی ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس حدیث کا یہ ترجمہ جو احمدی کرتے ہیں صحیح نہیں کہ:۔

"تم کیسے اچھے ہوگے جب ابنِ مریمؑ تم میں نازل ہوگا۔ درآنحالیکہ وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا"

وہ کہتے ہیں کہ صحیح ترجمہ اس کا یہ ہے کہ "تم کیسے اچھے ہوگے جب ابن مریمؑ تم میں نازل ہوگا۔ درآنحالیکہ تمہارا امام تم میں سے موجود ہوگا" یعنی امام مہدی پہلے موجود ہوگا۔ پھر مسیح ابنِ مریم آسمان سے اتر آئے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کی خبر محذوف ہے جو "مَوْجُوْدٌ" کا لفظ ہے۔

مگر ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہاں مَوْجُوْدٌ محذوف نہیں بلکہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کا مبتدا "ھُوَ" محذوف ہے۔ لہٰذا ہمارا یہ ترجمہ ہی صحیح ہے کہ:۔

"تم کتنے اچھے ہوگے جب تم میں ابنِ مریم نازل ہوگا۔ درآنحالیکہ وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔"

کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو جھگڑا پیدا ہوگیا کہ خبر محذوف ہے یا مبتدا محذوف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ جھگڑا بآسانی ختم ہو سکتا ہے کیونکہ ہمارے پاس دوسری فیصلہ کن حدیثیں موجود ہیں۔ آئیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں چلتے ہیں اور وہاں سے اپنی نزاع کا فیصلہ لیتے ہیں۔

احبابِ کرام سنیئے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے۔ راوی بھی اس کے حضرت ابوہریرہؓ ہیں اور ہے بھی معتبر حدیث کیونکہ امام مسلم اس کو اپنی صحیح میں درج فرماتے ہیں۔ اس کے الفاظ ہیں:۔

"كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ"

تم کیسے خوش قسمت ہوگے جب تم میں ابنِ مریمؑ نازل ہوگا۔ وہ ابنِ مریمؑ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔

اَمَّكُمْ مِنْكُمْ جملہ فعلیہ ہے اور اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ جملہ اسمیہ۔ اس جملہ فعلیہ میں اَمَّ فعل ماضی ہے جس میں ایک ضمیر غائب مستتر ہے جس کا مرجع کلام میں پہلے ہونا چاہیئے اور کلام ہذا میں اس سے پہلے چونکہ مرجع سوائے ابن مریمؑ کے اور کوئی نہیں۔ لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں صحیح بخاری کی حدیث اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ میں "هُوَ" مبتدا ماننا ضروری ہوا تا دونوں حدیثیں مفہوم میں ایک دوسرے کے مطابق ہو جائیں۔

پس صحیح مسلم کی اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا فیصلہ موجود ہے کہ موعود عیسٰی ابن مریمؑ امت محمدیہؐ میں سے ہی امت کا امام ہوگا۔

ایک شُبہ اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں امام کا لفظ تو موعود عیسٰی ابن مریم کے لئے ضرور موجود ثابت ہوا مگر امام کے ساتھ مہدی کے لفظ موجود نہیں ۔

جوابِ شُبہ اس کے جواب میں یاد رکھیں کہ جو شخص مہدیؑ نہ ہو وہ امام ہی نہیں ہو سکتا امام کا مہدیؑ ہونا ازبس ضروری ہے کیونکہ "مہدی" عربی زبان کا لفظ ہدایت مصدر سے ماخوذ ہے اور اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنے ہیں ہدایت دیا ہوا اور امام چونکہ ہادی ہوتا ہے اور ہادی کوئی بن نہیں سکتا۔ جب تک مہدیؑ نہ ہو۔ لہٰذا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکورہ امام کا مہدی ہونا ازبس ضروری ہے ۔

لیکن اس پر بس نہیں۔ مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ کی جو حدیث بروایت ابو ہریرہؓ پہلے بیان ہوئی ہے اس میں صاف الفاظ میں موعود عیسٰی ابن مریم کو امام مہدی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث ہذا کے الفاظ یُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ يَلْقٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اِمَامًا مَهْدِيًّا حَكَمًا عَدْلًا..... الخ کہ قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو عیسٰی ابنِ مریمؑ سے ملاقات کرے اس کے امام مہدیؑ حَکَم عدل ہونے کی حالت میں ۔ اس بات پر روشن دلیل ہیں کہ مہدیؑ اور مسیح ایک ہی شخص ہے اور امام مہدیؑ کو عیسٰی ابن مریم کا نام استعارہ کے طور پر دیا گیا ہے ۔ حدیث نبویؐ میں اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ اور فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ عیسٰی ابن مریم کے استعارہ ہونے پر قوی قرینہ ہیں کیونکہ اس موعود عیسٰی بن مریمؑ کو امّتِ محمدیّہ میں سے امّت کا امام قرار دیا گیا ہے ۔

پھر ابنِ ماجہ کی ایک حدیث ہے ۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں : ۔

"لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا اِلَّا اِدْبَارًا وَلَا

اَلنَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى اَشْرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔"

(ابنِ ماجہ باب شدۃ الزّمان وکنز العمال جلد ۷ ص۱۸۶)

یعنی امر سختی میں بڑھتا چلا جائے گا۔ دنیا ادبار میں بڑھتی جائیگی اور لوگوں کا بخل ترقی کرتا جائے گا اور قیامت صرف شریر لوگوں پر قائم ہوگی اور کوئی المھدی نہیں سوائے عیسیٰ بن مریمؑ کے۔

اس حدیث نے ناطق فیصلہ دے دیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ ہی المہدی ہے اور اس کے علاوہ کوئی المہدی نہیں ہے۔ پس ان حدیثوں میں مہدی کا نام عیسیٰ ابن مریمؑ بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ امام مہدی عیسیٰ علیہ السّلام کے رنگ میں رنگین ہوگا۔

کوئی شیعہ کہہ سکتا ہے کہ یہ حدیثیں تو سنّیوں کی ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ حدیثیں سنّیوں کی ہیں۔ مگر ہم احمدی تو مشترک خزانہ کے قائل ہیں جو بات سنّیوں میں صحیح ہے وہ بھی ہم تسلیم کرتے ہیں اور جو بات شیعوں میں صحیح ہے اس کو بھی ہم مانتے ہیں۔ صحیح احادیث تو ہمارے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہیں خواہ شیعوں کی احادیث ہوں یا سنّیوں کی۔ احادیث کے خزانہ میں جو موتی ہیں وہ ہم نے نکالنے ہیں۔

اب واضح ہو کہ "بحار الانوار" میں جو شیعہ اصحاب کی حدیث کی معتبر کتاب ہے بروایت ابوالدرداءؓ امام مہدیؑ کے متعلق مروی ہے:۔

"اَشْبَهُ النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ۔"

کہ۔ مہدیؑ سب لوگوں سے بڑھ کر عیسیٰ ابنِ مریمؑ کے مشابہ ہوگا۔

پھر بعض شیعہ علماء نے اس بات کو تسلیم کیا ہے بلکہ دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مسیح ابنِ مریم فوت ہو چکے ہیں لہٰذا آنیوالا امام مہدی ہی درحقیقت ان کے نزدیک مسیح موعودؑ ہے اور وہی کسرِ صلیب اور قتلِ خنزیر کا کام جو بخاری میں عیسٰی ابن مریم کا کام بیان ہوا ہے انجام دے گا۔

اس موقعہ پر ہمیں بابی اور بہائی مذہب کے متعلق بھی غور کرنا چاہیئے۔ اس کے بانی علی محمد صاحب باب نے حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کی آمد سے پہلے ایران کی سرزمین میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں مہدی ہوں مگر وہ بغاوت کے جرم میں حکومتِ ایران کے حکم سے قتل کر دیئے گئے وہ قید خانہ میں قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر اس کی جگہ ایک نئی شریعت کی کتاب "البیان" لکھ رہے تھے مگر اسے مکمل نہیں کر پائے تھے کہ قتل کر دیئے گئے۔ علی محمد باب کے بعد مرزا حسین علی ان کے جانشین ہوئے جن کا عرف بہاء اللہ ہے۔ انہوں نے باب کی کتاب شریعت "البیان" کو منسوخ کر دیا اور اس کی بجائے کتاب "الاقدس" بطور شریعتِ جدید پیش کی۔ علی محمد باب کے ماننے والے بابی اور بہاء اللہ کے ماننے والے بہائی کہلاتے ہیں۔

ہمارے نزدیک بابی اور بہائی تحریکیں آیتِ قرآنیہ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ط کے صریح خلاف ہیں کیونکہ یہ دونوں تحریکیں قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر نئی شریعتیں پیش کرتی ہیں۔

اس آیت میں "دِیْنِ الْحَقِّ" سے مراد "اسلام" ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نائبین کا کام یہ ہے کہ وہ اسلام کو ہی تمام ادیان پر غالب کریں۔

چونکہ "المھدی" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت خلیفۃ اللہ ہے۔ اس لئے اس آیت کی رُو سے کوئی ایسا مہدی نہیں آسکتا جو شریعتِ محمدیہ کو منسوخ کرے۔ ہمارے شیعہ بزرگ بھی امام مہدیؑ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم يُقِيمُ مِلَّتِيْ وَشَرِيْعَتِيْ وَيَدْعُوْ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت اور شریعت کو ہی قائم کرے گا۔ اور لوگوں کو خدا کی کتاب یعنی قرآن مجید کی طرف دعوت دے گا۔ پس ایسی حدیثوں کی روشنی میں ہم احمدی۔ شیعہ اور سُنّی۔ باب اور بہاء اللہ کے دین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں مان سکتے۔

احمدیہ تحریک کا مقصد

احمدیہ تحریک کا مقصد شریعتِ اسلامی کا احیاء ہے۔ مگر بابی اور بہائی تحریکیں اسلامی شریعت کے دَور کے منقطع ہو جانے اور قرآن مجید کے منسوخ ہو جانے کی مدعی ہیں۔ پس احمدیت اور بابیت و بہائیت میں اس وجہ سے بعد المشرقین ہے۔

ہماری مسلّمہ احادیث کی رُو سے کوئی ایسا مہدی یا مسیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا جو دین اسلام کو منسوخ کرنے والا ہو۔ بلکہ مہدی اور مسیح موعود کا کام صرف شریعت محمدیہ کا قیام و احیاء ہی ہے نہ کسی جدید شریعت کا لانا۔ بہائی شیعوں کی ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ مہدی کتاب جدید لائے گا۔ مگر محققین شیعہ علماء امام مہدی کے کسی جدید شریعت لانے کے قائل نہیں بلکہ وہ امام مہدیؑ کو بموجب حدیث نبویؐ يُقِيْمُ مِلَّتِيْ وَشَرِيْعَتِيْ شریعت محمدیہؐ کا قائم کرنے والا ہی قرار دیتے ہیں اور حدیث يَأْتِيْ بِكِتَابٍ جَدِيْدٍ کی جو

تاویل کرتے ہیں کہ امام مہدیؑ شریعتِ محمدیہ کی ہی تجدید کرے گا۔ میرا مشورہ شیعہ علماء کو یہ ہے کہ انہیں اس روایت کو تقیہ۔ ملّتی و شریعتی والی روایت سے متضاد ہونے کی وجہ سے بالکل ردّ کر دینا چاہیئے۔

شیعہ اصحاب کا امام مہدی

شیعہ اثنا عشریہ امام محمد بن حسن عسکری کو جو چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئے مہدی معہود یقین کرتے ہیں اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ امام محمد بن عسکری حکومتِ وقت کے خوف سے سُرَّ مَنْ رَاٰی کی غار میں مخفی ہو گئے اور ایک وقت تک قوم اُن کے نائبین کے ذریعہ جو بابؔ کہلاتے تھے امام موصوف سے فیض حاصل کرتی رہی۔ پھر چوتھے بابؔ کے بعد امام صاحب موصوف کی غیبت تامہ شروع ہو گئی۔ چوتھے باب علی محمد السمّری کی وفات کے وقت امام محمد بن حسن عسکری کی ایک توقیع ان کے اس آخری باب کے نام ان الفاظ میں جاری ہوئی تھی:-

"یَا عَلِیُّ مُحَمَّدُ السَّمُرِیُّ عَظَّمَ اللّٰہُ اَجْرَ اِخْوَانِکَ فِیْکَ اِنَّکَ مَیِّتٌ بَیْنَکَ وَ بَیْنِیْ سِتَّۃُ اَیَّامٍ فَاجْمَعْ اَمْرَکَ فَلَا تُوْصِ اِلٰی اَحَدٍ فَیَقُوْمُ مَقَامَکَ بَعْدَ وَفَاتِکَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَیْبَۃُ التَّامَّۃُ فَلَا ظُہُوْرَ بِغَیْرِ اِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی ذِکْرُہٗ وَ ذٰلِکَ بَعْدَ طُوْلِ الْاَمَدِ وَ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَ امْتِلَاءِ الْاَرْضِ جَوْرًا وَ سَیَاتِیْ مَنْ یَدَّعِی الْمُشَاھَدَۃَ قَبْلَ خُرُوْجِ السُّفْیَانِیِّ وَ الصَّیْحَۃِ فَھُوَ مُفْتَرِیٌ کَذَّابٌ"

(نور الانوار صفحہ ۱۰)

یعنی "اے علی محمد السمری اللہ تعالیٰ تیرے بھائیوں کا اجر تجھ میں زیادہ کرے۔ تو چھ دن کے اندر مر جانے والا ہے پس تو خاطر جمع رکھ اور کسی کو وصیت نہ کرنا کہ وہ تیرا قائم مقام ہو۔ اب غیبتِ تامہ واقع ہو چکی ہے پس اب ظہور خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہیں ہوگا اور یہ ظہور لمبی مدت گزرنے اور دلوں کے سخت ہو جانے اور زمین کے ظلم سے بھر جانے کے بعد ہوگا اور ایسا شخص آئیگا جو (مہدی کے) مشاہدہ کا دعویٰ کریگا۔ سنو! جو مشاہدہ کا دعویٰ سفیانی کے خروج اور صیحہ سے پہلے کرے وہ مفتری اور کذاب ہے۔"

اس توقیع میں غیبتِ تامہ کے الفاظ اس لئے استعمال ہوئے ہیں کہ امام محمد بن حسن عسکری اب ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے غائب ہو رہے ہیں اور امام مہدی کا ظہور اب ان کے اصل وجود میں نہیں ہوگا بلکہ اب الامام المہدی کا ظہور امام محمد بن حسن عسکری کے بروزکی صورت میں ہوگا۔ اس جگہ اس کے ظہور کی علامتیں خروجِ سفیانی اور صیحہ بیان کی گئی ہیں۔ اس سے پہلے جو شخص امام مہدی کے مشاہدہ کا دعویٰ کرے۔ اسے مفتری اور کذاب قرار دیا گیا ہے۔

سُفیانی کا خروج

سفیانی کے خروج سے کیا مراد ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک دوسری شیعہ روایت سے واضح طور پر ثابت ہے:۔

"اَلسُّفْیَانِیُّ یَخْرُجُ مِنْ بِلَادِ الرُّوْمِ فِیْ عُنُقِہٖ صَلِیْبٌ مُتَنَصِّرٌ۔"

یعنی سفیانی روم کے علاقہ سے نکلے گا اسکی گردن میں صلیب ہوگی اور وہ متنصّر (یعنی بگڑے ہوئے مذہب والا نصرانی) ہوگا (یعنی عیسائیت کے صحیح عقائد پر نہ ہوگا)۔

سفیانی کے گلے میں صلیب کا ہونا اور اس کا بگڑا ہوا عیسائی ہونا۔ یہ پہلی علامت ہے جس کی ظہور پر اس توقیع کے مطابق امام مہدی کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اس حدیث میں امام مہدی سے پہلے عیسائیوں کے خروج کو امام مہدی کے ظہور سے پہلے ضروری علامت قرار دیا گیا ہے۔ دوسری احادیث میں مسیح موعود امام موعود کا کام کسرِ صلیب بیان کیا گیا ہے جس کی ظاہر ہے۔ اس وقت صلیبی مذہب دُنیا میں غلبہ پا چکا ہوگا کیونکہ صلیب کو توڑنے کی ضرورت اسی لئے ہوگی کہ صلیبی مذہب غالب آچکا ہوگا۔ تیرھویں صدی کے آخر تک صلیبی مذہب دنیا میں غالب آچکا تھا پس امام مہدی کے ظہور کا زمانہ تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے شروع میں متعین ہو جاتا ہے۔

السفیانی کے متعلق شیعہ روایت میں یہ بھی آیا ہے :۔

"یَاتِیْ مِنَ الْمَغْرِبِ"

یعنی اس کا ظہور مغرب کی طرف سے ہوگا۔ پس درحقیقت یورپی پادریوں کو ہی تمثیلی زبان میں شیعہ روایتوں میں "السفیانی" قرار دیا گیا ہے اور دوسری احادیث میں انہی کو دجّال کا خروج قرار دیا گیا ہے۔

الصَّیحَہ کا ظہور

دوسری علامت جس کا وقوع امام مہدی کی توقیع کے مطابق اس کے ظہور سے پہلے ضروری ہے۔ وہ الصیحہ ہے۔ یہ الصیحہ وہ لڑائی ہے جو ہندوستان کی سرزمین میں ۱۸۵۷ء میں لڑی گئی۔ یہ وہ حادثہ فاجعہ ہے جس کا امام مہدی سے پہلے ظہور ہوا۔ پس امام مہدی سے پہلے سفیانی کا خروج بھی شیعہ روایات کے مطابق ہو چکا ہے اور الصَّیحَہ کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔

خراسانی کا خروج ایک شیعہ روایت میں امام مہدی سے پہلے خراسانی کے خروج کا ذکر بھی آیا ہے۔ روایت میں وارد ہے کہ :۔

"الخراسانی یاتی من المشرق" کہ خراسانی کا ظہور مشرق سے ہوگا چنانچہ ایران کی سرزمین میں بابی اور بہائی تحریک کی صورت میں الخراسانی کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔

اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کی جو پیشگوئی قرآن مجید میں ہے کہ دین اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ امام مہدی علیہ السلام کی تحریک انشاء اللہ العزیز دیگر ادیان کے علاوہ بابی اور بہائی شریعت پر بھی غالب آئے گی۔ کیونکہ امام مہدیؑ کی شریعتِ قرآنیہ کے مقابلہ میں اب کوئی دوسری شریعت چل نہیں سکتی۔ الحمدللہ کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے عین مقررہ وقت پر دعویٰ فرمایا کہ آپ امام مہدی ہیں۔

امام محمد بن حسن عسکری نے اپنی دوسری توقیع میں یہ بھی فرمایا ہے :۔

"مَنْ سَمَّانِیْ فِیْ مَجْمَعِ النَّاسِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ۔"

(نور الانوار صفحہ ۱۵۹)

یعنی "اس شدہ مجمع میں جو میرا نام لے گا کہ محمد بن حسن عسکری امام مہدی ہیں اس پر خدا کی لعنت ہے"

شیعہ اثناء عشریہ بارہ امام مانتے ہیں اور ہم احمدی ان کے سب ائمہ کو واجب الاحترام بزرگ سمجھتے ہیں کیونکہ ہم احمدی سب بزرگوں کو ماننے والے ہیں۔ شیعہ ائمہ کے بھی قائل ہیں اور سنّی ائمہ کے بھی قائل ہیں۔ مَیں بتا چکا ہوں شیعہ اثنا عشر بارہواں امام بصورت مہدی امام محمد بن عسکری کو سمجھتے ہیں دوسرے شیعہ فرقے امام محمد

بن حسن عسکری کو امام مہدی نہیں سمجھتے۔ مگر ہم انہیں واجب الاحترام امام مانتے ہیں اسی لئے تو ہم حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ مرزا غلام احمد کو بصورت الامام المہدی ان کا بروز یقین کرتے ہیں۔ یہ بات کہ امام محمد بن حسن عسکری کا ظہور اصالتاً ہی ہونا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک درست نہیں کیونکہ ان کی غیبتِ تامہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں یعنی وفات پا چکے ہیں اور اب اصالتاً ظاہر ہونے والے نہیں بلکہ بروزی ہی صورت میں ان کا ظہور مقدر تھا چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ بطور حَکَمٌ و عدل یہ فیصلہ صادر فرماتے ہیں کہ :-

"مَیں سمجھتا ہوں اہل بیت نبوت کے بعض اماموں کو الہام ہوا کہ امام محمد غار میں چلے گئے اور عنقریب آخری زمانہ میں نکلیں گے تاکہ کافروں کو قتل کریں اور کلمۂ ملت و دین بلند کریں۔ پس یہ خیال اس خیال سے مشابہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چڑھ گئے اور فتنوں کے ظہور کے وقت پھر نازل ہوں گے وہ حقیقت جس سے بھید کھل جاتا ہے کہ یہ کلمات یا ان کے مانند کلمات ملہمین کی زبانوں پر استعارہ کے طور پر جاری ہو گئے۔ پس یہ کلام لطیف استعارات سے پُر ہے۔ پس وہ قبر جو مرنے کے بعد پاک لوگوں کا گھر ہے اس کی تعبیر غار سے کی گئی اور جس نے امام کا مثیل ہو کر اور طبعی جوہر لے کر نکلنا تھا اس کی تعبیر امام کے غار سے نکلنے سے کی گئی۔ یہ سب بطریق استعارہ ہے۔ اس قسم کے محاورات اللہ تعالیٰ کے کلام میں داخل ہیں۔" (سرّ الخلافۃ۔ ترجمہ از عربی)

دیکھیئے اپنے اس فیصلہ سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے شیعہ اصحاب کو

احمدیوں کے قریب کر دیا ہے اور امام مہدیؑ کو امام محمد بن حسن عسکری کا بروز قرار دے کر امام مہدی کے ظہور کی حقیقت پر روشنی ڈال کر شیعہ اصحاب کے لئے احمدیت کا قبول کرنا اور اس تحریک میں شامل ہو جانا بہت آسان کر دیا ہے۔

امام مہدی کا نام "القائمؑ" اس لئے رکھا گیا ہے۔ لِاَنَّہٗ یَقُوْمُ بَعْدَ مَا یَمُوْتُ" (بحار الانوار جلد ۱۳ صٹ)

یعنی۔ وہ مرنے کے بعد کھڑا ہو گا۔ اس میں امام مہدیؑ کو در اصل وفات پا جانے والے امام محمد بن حسن عسکری کا بروز ہی قرار دیا گیا ہے کیونکہ مرنے کے بعد اس دنیا میں پہلے لوگوں کی رجعت بروزی ہی ہو سکتی ہے۔ از روئے قرآن مجید رجعت اصالتاً محال ہے۔

چنانچہ کتاب النجم الثاقب جلد ۱ صفہ ۹۵ سے امام محمد بن حسن عسکری کی وفات ثابت ہے اس جگہ ایک گروہ کا یہ مشاہدہ درج ہے کہ امام صاحب موصوف نے وفات پائی اور ان کا جنازہ پڑھا گیا اور وہ مدینۃ الرّسول میں دفن کئے گئے۔ پس موت کے بعد کسی پہلے امام کا دوبارہ ظہور بروزی صورت میں ہی متصوّر ہو سکتا ہے۔

النجم الثّاقب صفہ ۹۴ کی ایک اور روایت میں امام مہدی کے متعلق یہ الفاظ وارد ہیں:۔

"لَوْنُہٗ لَوْنٌ عَرَبِیٌّ وَ جِسْمُہٗ جِسْمٌ اِسْرَائِیْلِیٌّ"

اس روایت کا ترجمہ اس جگہ النجم الثاقب میں یہ لکھا گیا ہے:۔

" رنگش رنگ عربی است و جسمش چوں جسم اسرائیلی "

یعنی مہدیؑ کا رنگ تو عربوں جیسا ہوگا اور اس کا جسم اسرائیلیوں جیسا ہو گا۔ امام مہدیؑ کے جسم کا اسرائیلیوں کے جسم کی طرح ہونا اس بات پر روشن دلیل ہے کہ وہ

عجمی النسل ہوگا اور اس کا عجمی النسل ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ امام محمد بن حسن عسکری کا بطور امام مہدیؑ اصالتاً ظہور نہیں ہوگا کیونکہ وہ تو عربی النسل ہیں اور امام حسین علیہ السلام کی ذرّیت طیّبہ سے ہیں ۔

شیعوں کی حدیث کی کتاب "بحار الانوار" میں ابوالجارود حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں :۔

"اَصْحَابُ الْقَآئِمِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً اَوْلَادُ الْعَجَمِ۔" (بحار الانوار۔ جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵)

یعنی امام مہدی کے اصحاب ۳۱۳ ہیں یہ سب عجمیوں کی اولاد ہوں گے ۔

پہلی حدیث سے ظاہر تھا کہ امام مہدیؑ خود عجمی ہوں گے اور اس دوسری حدیث سے ظاہر ہے کہ انکے اولین اصحاب بھی اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ ہوں گے جو سب کے سب عجمی ہوں گے ۔

ان حقائق پر ہمارے شیعہ اصحاب کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے اور امام حاضر کو قبول کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے ۔ حاضر کو چھوڑ کر غائب کے انتظار میں رہنا نامناسب امر ہے ۔

حضرت میرزا غلام احمد بانیٔ جماعت احمدیہ اپنے "لیکچر سیالکوٹ" میں خود کو "امام الزمان" قرار دے کر لکھتے ہیں :۔

"اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح ۔ مگر وہ جو اس کیلئے بمنزلہ ظلّ کے ہو۔"

پس مسیح موعود کا کام کسرِ صلیب ہے ، اس لئے احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ تبلیغ کرکے عیسائیوں کے دل فتح کریں ۔ جب عیسائیوں کے دل تبلیغ اسلام کے ذریعہ فتح ہو جائیں گے اور وہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو قبول کرلیں گے اور اس طرح دنیا کے دلوں میں خدا کی

حکومت قائم ہو جائے گی تو پھر یورپ میں بھی اسلامی حکومت ہوگی اور امریکہ میں بھی اسلامی حکومت ہوگی اور جب چین و جاپان بھی مسلمان ہو جائیگا تو وہاں بھی اسلام کی حکومت قائم ہوگی۔ اور جب برِّ اعظم افریقہ مسلمان ہو جائے گا تو وہاں بھی اسلام کی حکومت قائم ہو جائیگی اور انشاء اللہ تعالیٰ ساری دُنیا میں اسلام کا جھنڈا جماعتِ احمدیّہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ لہٰذا اس وقت ہمارا اصل کام اسلام کے لئے دلوں کو فتح کرنا ہے۔

کسرِ صلیب حدیثوں میں جو مسیح موعود کا کام کسرِ صلیب بیان ہوُا ہے اس سے مراد علمائے امّت نے یہ لی ہے کہ مسیح موعود نصاریٰ کے عقائد کا ابطال کریگا گویا وہ دلائل اور شواہد سے ثابت کر دیگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان نہیں دی بلکہ وہ حسبِ آیت وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ مقتول اور مصلوب ہونے سے بچائے گئے اور یہودی ان کو قتل کرنے اور صلیب پر مارنے پر قادر نہ ہو سکے۔

عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ اور الٰہ مجسّم تھے۔ انہوں نے انسانوں کے گناہوں کے بدلے فدیّہ کے طور پر جان دی ہے اور وہ لوگوں کے گناہوں کیلئے کفارہ ہو گئے ہیں۔ اب جو لوگ انکی صلیبی موت پر ایمان لائیں وہی نجات پائیں گے۔ لہٰذا جب تک دلائل بیّنہ اور حجت و بُرہان سے عیسائیوں پر یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے صلیب پر جان نہیں دی اس وقت تک عیسائی اسلام کو قبول نہیں کر سکتے۔ یہ کام حضرت بانیٔ سِلسلہ احمدیّہ کے ہاتھوں باحسن وجوہ سرانجام پا چکا ہے۔ کیونکہ آپ نے انجیلی دلائل و براہین اور تاریخی شواہد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے صلیب پر جان نہیں دی۔ بلکہ وہ صلیب پر سے غشی کی حالت میں اتارے گئے اور غشی سے ہوش میں آنے کے بعد وہ مخفی طور پر اپنے شاگردوں سے ملتے رہے اور پھر تاریخی شواہد پیش کر کے

ثابت کیا ہے کہ وہ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ آپ نے نصیبین کے راستے ایران اور افغانستان سے گزر کر کشمیر میں پہنچ کر اپنی باقی عمر وہاں عزت اور وجاہت کے ساتھ بسر کی ہے اور طبعی اور باعزت وفات پاکر سری نگر محلہ خانیار میں حسب آیت یٰعیسیٰ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ مدفون ہیں اور ان کی قبر یوز آسف نبی کی قبر کے نام سے معروف ہے۔

یوز کا لفظ یسوع کی ہی ایک دوسری صورت ہے اور آسف کے معنے تلاش کنندہ کے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے اپنی قوم کی تلاش میں نکلے اور اس مناسبت سے اپنا نام آسف رکھ لیا۔ کشمیر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحقیقات کے مطابق اسرائیلی قوم آباد تھی اور انجیل کے بیان کے مطابق مسیح کو اسرائیلیوں کے پاس پہنچنا ضروری تھا۔ اس ہجرت کے متعلق قرآن مجید میں بھی اشارہ ملتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ" (مومنون آیت: ۵)

یعنی "ہم نے ابن مریمؑ اور اس کی ماں کو ایک عظیم الشان نشان بنایا اور ان دونوں کو ایک اونچی زمین کی طرف پناہ دی جو آرام دہ اور چشموں والی ہے۔"

اس آیت میں حضرت مریم اور ابن مریمؑ کے کسی پہاڑی علاقہ کی طرف جو چشموں والا ہے ہجرت کا ذکر ہے۔

ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تھا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلیٰ عِیْسیٰ اَنْ یٰعِیْسیٰ اَنْتَقِلْ مِنْ مَکَانٍ اِلیٰ مَکَانٍ لِئَلَّا تُعْرَفَ فَتُوْذٰی۔" (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴)

یعنی۔"اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ! ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکان کرجا تاکہ تو پہچان نہ لیا جائے اور دکھ نہ دیا جائے"۔

غرض قرآن و حدیث سے بھی آپؑ کی ہجرت ایک دوسری زمین کی طرف ثابت ہے نہ آسمان کی طرف اور رَفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ سے مُراد آرام دہ اُونچی زمین کی طرف ہی ہجرت کر کے باوجاہت زندگی گزار کر باعزّت وفات کے ذریعہ خُدا کے حضور پیش ہونا ہے ۔

پس جو دلائل و شواہد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیّہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کے متعلق دیئے ہیں ان سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیب پر وفات نہیں پائی بلکہ صلیبی موت سے بچالئے گئے اور دنیا میں رہ کر آپؑ نے وجاہت والی زندگی بسر کی ۔ ان دلائل و براہین اور شواہد سے صلیب پاش پاش ہو جاتی ہے اور صلیبی عقیدہ کے ابطال کی ضرورت اسی زمانہ میں تھی ۔ جبکہ عیسائیت کو دنیا میں عروج حاصل ہو گیا ہوتا اور اس کیلئے تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا شروع ہی موزوں وقت تھا ۔ پس جو کام مسیح موعود کے ذمّہ تھا وہ بنیادی طور پر پورا ہو چکا ہے ۔ اب تو صرف دنیا میں ان خیالات کی پُرزور اشاعت کی ضرورت ہے اور یہ کام حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیّہ کی جماعت کے ذمہ ہے کہ وہ اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کرنے کیلئے تیار رہے تا توحید الٰہی کا عقیدہ اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی رسالت ساری دُنیا میں مانی جائے اور وہ وقت آجائے جبکہ حسبِ آیت عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ہر شخص کی زبان نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعریف سے رطب اللّسان ہو کر آپ پر درود بھیج رہی ہو ۔ اب کسی اور مسیحؑ اور مہدیؑ کے انتظار کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ یہ کام حضرت بانیٔ جماعت احمدیّہ کے ہاتھ سے انجام پا چکا ہے اور اب احمدیّہ تحریک جو اسلام کی ایک

زبردست تحریک ہے دُنیا میں قبولیت حاصل کر رہی ہے ۔ یہ تحریک اب بڑھے گی اور پھولے گی اور ساری دنیا اس کے سایہ میں آرام پائے گی ۔ اس کی پوری کامیابی خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر میں مقدر ہے ۔ یہ مقدر ہے کہ اب احمدیت کے ذریعہ ہی تمام دُنیا میں اسلام غالب آئے گا ! اور سرورِ کائنات ۔ فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا نام اس تحریک کے ذریعہ ساری دُنیا میں بلند ہوگا اور اسلام کا جھنڈا ساری دُنیا میں گاڑا جائے گا اور تمام دنیا کے دلوں پر حضرت محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت منوا کر حکومتِ الٰہیہ قائم کی جائے گی ۔ اب کوئی مہدیؑ صاحب السّیف ظاہر ہو کر تلوار کے ذریعہ دنیا میں اسلام کو غالب نہیں کر سکتا ۔ انٹرنیشنل حالات اور قوانین ایسے ہیں کہ ہمیں اشاعتِ اسلام کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں اور دین اسلام میں جبر بھی ناجائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے :۔

"لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ "

یعنی " دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں ۔ کیونکہ روشن دلائل سے ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہو گئی ہے "

آج چونکہ اسلام کو مٹانے کے لئے کوئی قوم تلوار استعمال نہیں کرتی اس لئے امام مہدی علیہ السلام کو اس زمانہ میں دلائل کی تلوار دی گئی ہے جس کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا ۔ اس کا کام دلوں کو فتح کرنا ہے ۔ پس انشاء اللہ العزیز یہ دل فتح ہوں گے ۔ ضرور فتح ہوں گے ۔ افریقہ بھی مسلمان ہوگا ۔ امریکہ بھی مسلمان ہوگا ۔ یورپ بھی مسلمان ہوگا ۔ چین اور جاپان بھی مسلمان ہوں گے ۔ روس بھی مسلمان ہوگا ۔ اور دنیا میں یہ تحریک ضرور غالب آئے گی ۔ اس کے غلبہ کے آثار نظر آ رہے ہیں ۔

پس دلائل و شواہد کے لحاظ سے صلیب ٹوٹ چکی ہے اور جہاں جہاں احمدیت کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ دلوں سے صلیب کا اثر مٹ رہا ہے۔

ایک اور حدیث یہ بھی بتاتی ہے کہ مسیح موعود کا ظہور ہندوستان میں ہونیوالا تھا۔ وہ حدیث یہ ہے:۔

"عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ النَّارِ عِصَابَۃٌ تَغْزُوْا الْھِنْدَ وَعِصَابَۃٌ تَکُوْنَ مَعَ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ"

(مسند احمد بن حنبل جلدہ ص۲۷۸، نسائی باب غزوۃ الہند)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کی دو جماعتیں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک جماعت ہندوستان سے جنگ کرے گی اور ایک جماعت مسیح موعود کے ساتھ ہوگی۔

اس حدیث میں دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہندوستان میں ہونے والی دو جماعتوں کا ہی ذکر ہے۔ غزوہ کرنیوالی جماعت وہ پہلا اسلامی لشکر ہے جس کے ذریعہ ہندوستان میں مسلمانوں کیلئے فتح کی بنیاد رکھی گئی تھی اور دوسری جماعت کے مسیح موعود یعنی امام مہدی کے ساتھ ہونے کا ذکر ہے لیکن اس جماعت کے لڑائی کرنے کا ذکر نہیں۔ ایک دوسری حدیث میں مسیح موعود مہدی معہودؑ کے لئے یَضَعُ الْحَرْبَ کے الفاظ وارد ہیں۔ یعنی وہ لڑائی نہیں کرے گا۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری مجتبائی باب نزول عیسیٰؑ۔

پس امام مہدیؑ کا ہندوستانی ہونا ضروری تھا حضرت امام مہدی ہندوستانی ہیں اور خدا کے فضل سے امام مہدی کی جماعت اب ساری دنیا میں پھیل رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے قلوب میں اسلام کی حکومت قائم ہو جائیگی۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

احباب کرام! اب میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ کی ایک پُر جلال پیشگوئی کے بیان پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا پھُولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پُورا کرے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیشگوئیوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پُورا ہوگا۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۶۵)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝